احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 3 مئی 2014ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 3 مئی 2014ء 3 رجب 1435 ہجری 3 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 100

فرشتوں کی صفیں

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے حضور صفیں بناتے ہیں۔ ہم نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کس طرح صفیں بناتے ہیں تو فرمایا وہ پہلے اپنی اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے سے جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون حدیث نمبر:651)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو آپؐ نماز تہجد کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ رات کو اپنے رب کی عبادت آپؐ کی اصل خواہش وتمنا ہوتی تھی۔ نماز تہجد کی ادائیگی کا طریق یہ تھا کہ ماہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ ایام، آپؐ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے تاہم کبھی کم وبیش بھی پڑھیں مگر عام طور پر آپؐ دو دو رکعات کر کے آٹھ رکعتیں اور پھر تین وتر ادا فرماتے۔ رات کی یہ نماز نہایت حسین اور لمبی ہوتی تھی یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ نوافل میں طویل قیام کے دوران آپؐ قرآن شریف کی لمبی تلاوت فرماتے یہاں تک کہ پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپؐ لمبے رکوع وسجود کرتے۔ سجدے میں دعا اور گریہ کی اس قدر انتہا ہوتی کہ آپؐ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے اور چکی چلنے جیسی آواز آنے لگتی۔

نماز تہجد سے فارغ ہو کر نماز فجر کے انتظار میں کچھ دیر آرام فرما لیتے یا اگر اہل خانہ بیدار ہوتے تو ان سے بات کر لیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی۔ دراصل نماز ہی آپؐ کی روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ آپؐ ہر نماز کی اذان پر لبیک کہتے ہوئے پہلے اذان کے کلمات ساتھ دہراتے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

یعنی اے اللہ! اس کامل دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما۔ جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ (بخاری کتاب الاذان، بیہقی کتاب الصلوٰۃ)

اپنے مؤذّن حضرت بلالؓ کے اطلاع کرنے پر دو رکعت سنت مختصر ادا کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ گھر سے باہر نکلتے ہوئے اللہ کی حفاظت چاہتے ہوئے آپ یہ دعا کرتے۔

بِسمِ اللّٰہِ تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰہِ ...... (ترمذی وابوداؤد کتاب الادب)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر توکل کیا اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت یا طاقت حاصل نہیں۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت یا نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی جہالت کی جائے۔

گھر میں داخل ہونے سے قبل السلام علیکم کی دعائے سلامتی سے اپنی آمد کی اطلاع فرماتے پھر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اور خیر و بھلائی چاہتے ہوئے یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَساَلُکَ خَیرَ المَولِجِ ...... (ترمذی وابوداؤد کتاب الادب)

اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی اور خیر طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ پر جو ہمارا ربّ ہے ہم نے توکل کیا۔

مسجد جاتے ہوئے آپؐ اپنے مولیٰ سے عرض کرتے کہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں میں کسی غرور اور فخر یا ریا اور شہرت کی خاطر نہیں نکلا بلکہ میں اپنے گناہوں سے بھاگتے اور دوڑتے ہوئے تیری طرف آیا ہوں۔ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضامندی کے حصول کی خاطر نکلا ہوں۔ تیرے دربار میں میرا ایک سوال ہے کہ مجھے آگ سے بچا اور میرے گناہ بخش دے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت آپؐ اللہ کی رحمت طلب کرتے ہوئے یہ دعا کرتے۔

بِسمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ...... (ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ (میں آتا ہوں) درود اور سلام ہوں رسول اللہ پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

سعید وہی ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوقِ اخوّت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔‘‘ پھر فرمایا:

’’مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّر ...... (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جبتک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اَور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔......‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 270)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 4 مئی 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم مظفر احمد ظفر صاحب

نمائش تراجم قرآن کریم وکتب سلسلہ پاراکو بینن

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات وہدایات کی روشنی میں پاراکو یونیورسٹی میں 17 تا 20 فروری 2014ء کو چار روزہ نمائش تراجم قرآن کریم وکتب سلسلہ کی توفیق ملی۔

پاراکو یونیورسٹی بینن کی دوسری بڑی یونیورسٹی ہے۔اس کیمپس میں چھ فیکلٹیز (شعبہ جات) ہیں جس میں زراعت، فزکس، قانون، جغرافیہ، طب وغیرہ شامل ہیں اور لگ بھگ بیس ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔انتظامیہ نے یونیورسٹی کے اندر مین گیٹ کے قریب نمائش لگانے کی اجازت دی۔تمام فیکلٹیز کے طلباء اور بالعموم کیمپس آنے جانے والے طلباء یہی راستہ استعمال کرتے ہیں۔مجلس خدام الاحمدیہ پاراکو کے خدام نے نمائش کے انعقاد کیلئے وقار عمل کے ذریعہ بہت محنت کی۔ٹینٹ لگوائے اور دوران نمائش ڈیوٹیاں بھی دیتے رہے۔

17 فروری کو صبح آٹھ بجے نمائش کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت کے بعد مکرم ابراہیم حمزہ صاحب صدر جماعت پاراکو نے نمائش کے انعقاد کے بارے میں بتایا کہ احمدیت دنیا میں دین کا حقیقی پیغام پہنچا رہی ہے۔جو کہ امن وآشتی کا پیغام ہے۔نمائش کو آیاتِ قرآنی وحدیث کے فرنچ ترجمہ کے بینرز سے مزین کیا گیا تھا۔نمائش میں ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کا بینر آویزاں کیا گیا تھا۔جو ہر ایک کی توجہ کا مرکز رہا۔ نمائش صبح 7:30 سے شام 7:30 تک چار روز جاری رہی۔طلباء جوق در جوق قرآن کریم کے تراجم اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔طلباء دین حق اور احمدیت کے بارے میں سوال کرتے اور انہیں ان کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے۔

شعبہ زراعت کے ایک طالبعلم نے کہا کہ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے پہلی دفعہ اتنی زیادہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم دیکھنے کی توفیق دی۔یہ تراجم جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی اشاعت (دین حق) اور اشاعت قرآن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

شعبہ زراعت کے پروفیسر شعیب صاحب نے اس نمائش کا وزٹ کیا اور اپنے تاثرات میں بتایا کہ ”میں تعلیم کے حصول کے لئے جرمنی میں مقیم رہا۔لیکن مجھے وہاں جرمن ترجمہ قرآن نہ مل سکا لیکن آج مجھے اس نمائش میں 50 سے زائد تراجم دیکھنے کی توفیق ملی جس میں جرمن زبان میں ترجمہ بھی شامل ہے۔میں جماعت احمدیہ کی قرآن کی اشاعت وترویج کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔احمدیہ جماعت پوری دنیا میں (دین حق) کو پھیلا رہی ہے۔میرے شعبہ کے احمدی پروفیسر داؤدا اسحاق صاحب نے مجھے ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ تحفہ میں دی میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے۔یہ دین حق کے دفاع میں مفید کتاب ہے ہر ایک کو پڑھنی چاہیئے“۔

شعبہ زراعت کے ایک اور پروفیسر نمائش دیکھنے کیلئے تشریف لائے۔دوران نمائش انہوں نے حضور انور کی کتاب World Crisis and The Pathway to Peace کو دیکھا اور مطالعہ کیا۔انہوں نے حضور انور کے خطبات کا مطالعہ کیا جو کہ امریکہ اور برطانیہ کی پارلیمنٹ میں دیئے گئے پروفیسر موصوف نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ ایمان لانے والوں کا ایک لیڈر خلیفہ ہے جو کہ ان کے لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرسکتا ہے اور انہیں دین کی حقیقی تعلیم پیش کرسکتا ہے اور انہیں دین حق کی طرف دعوت دے سکتا ہے۔کیمپس میں اسلامک تنظیم کے طلباء نے بھی نمائش کا وزٹ کیا۔انہوں نے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔خدا کے فضل سے چار دن تک یونیورسٹی کے اساتذہ وطلباء وطالبات نے نمائش کا وزٹ کیا۔جن کی تعداد 5 ہزار 570 ہے۔

طلباء میں احمدیت کا تعارف، جہاد کے بارے حقیقی دینی تصور اور آمد حضرت مسیح موعود کے 7 ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔8 ہزار 500 فرانک سیفا کی کتب فروخت ہوئیں اس نمائش کے دوران 10 سے زائد خدام نے ڈیوٹی دی جو کہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

اس نمائش میں ترجمہ قرآن فرنچ، اسلامی اصول کی فلاسفی، سیرۃ رسول کریم ﷺ اور World Crisis and The Pathway to Peace توجہ کا مرکز رہیں۔طلباء گھنٹوں ان کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔

آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نمائش کے ذریعے لوگوں کو دین حق کی طرف لائے۔اور بھٹکے ہوؤں کو احمدیت قبول کرنے اور انہیں حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دے۔آمین

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

غزل

چلے گی جب ہوائے فصلِ گل سرشار گلیوں میں
کھلیں گے پھول، مہکیں گے در و دیوار گلیوں میں

فضائے شہر ہوگی پھر گل و گلزار گلیوں میں
گلاب آنکھوں میں لے کر جب پھریں گے یار گلیوں میں

چھلک جائے گا آنکھوں سے چنابِ آرزوئے دل
کبھی جو رُوبرو ہوگا مرا دلدار گلیوں میں

ابھی شہرِ محبت پر لگے ہیں جبر کے پہرے
ابھی ہیں قدغنیں چاروں طرف، ہیں خار گلیوں میں

یہاں اہلِ وفا اہلِ ہوس کی زد پہ لرزاں ہیں
مگر بے خوف پھرتے ہیں مرے اغیار گلیوں میں

ابھی تک شہر کے دیوار و بام و در نہیں بھولے
مرا اقرار گلیوں میں، ترا انکار گلیوں میں

وفورِ عشق بڑھ کر کوچۂ مسرور تک پہنچا
کھڑے کرتے رہے وہ حجتیں بے کار گلیوں میں

گرائی جائیں گی اک روز سب نفرت کی دیواریں
نہ میری جیت گلیوں میں، نہ تیری ہار گلیوں میں

عزیز از جان و دل جو آبروئے عشق رکھتے ہیں
اُٹھا کر آگئے کاندھوں پہ اپنی دار گلیوں میں

لہو دے کر بڑھا دی لَو چراغِ حسن کی ہم نے
تہ تلوار گلیوں میں، کبھی سنگسار گلیوں میں

ہماری فتح و چاہت کا نقارہ بج اُٹھے گا جب
سنیں گے ہم عدو کا شور حالِ زار گلیوں میں

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالے سے بات ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے

آج رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو

جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظامِ خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت انتہائی کم ہونے کے باوجود دینِ حق کی خوبصورت تعلیم کی جو دعوت ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اس کے ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے

اس وقت زمانے کی ضرورت کے مطابق حقیقی جدوجہد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت ہے تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ لٹریچر دین کے حق میں شائع ہو رہا ہے اور مخالفین کے جواب دیئے جا رہے ہیں تو آج یہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ایک بہت بڑا ذریعہ ہماری دعوت الی اللہ کا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہے جو چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا رہا ہے اور دنیا اس سے متاثر بھی ہو رہی ہے

دنیا بھر میں جماعتی کاوشوں کے نیک اثرات اور قبولیت کی روشن مثالیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے، یہ بھی سنیں۔ کہیں دن ہے، کہیں رات ہے لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور یہ رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُس کے فضل سے ہوتی ہے۔ مختلف موضوعات ہیں، اُن پر خطبات دیئے جاتے ہیں

ہر احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ دین کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رہنما بنایا ہے جو حقیقی دین پیش کر رہی ہے، جو مسیح موعود کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی شرط کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی عبادتوں میں بھی ترقی کر رہی ہے اور روحانی اور مالی اور جانی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے بھی دکھا رہی ہے

جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ دعاؤں کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ بنائیں، اس کی برکات سے فیضیاب ہوں

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 30ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سڈنی میں 6 اکتوبر 2013ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

اس وقت مَیں اپنی بات اُن آیات (سورۃ النور آیات 52 تا 57) کے مضمون سے ہی شروع کروں گا جو ہمارے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ اس وقت ان کی تفسیر اور تفصیل تو بیان نہیں ہو گی۔ بہرحال خلاصۃً اس کے چند نکات یہاں پیش کر دیتا ہوں۔

پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ ایک حقیقی مومن کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالے سے توجہ دلائی جائے تو ایک حقیقی مومن ہمیشہ یہی جواب دیتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یہ ردّعمل تمہارا ہو گا، جب یہ جواب تمہارا ہو گا تو سمجھ لو کہ تمہیں تمہارا مقصد حاصل ہو گیا۔ مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا۔ پھر یہ کہ کسی خوف یا منافقت سے یہ نہیں کہنا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، بلکہ تقویٰ کا اظہار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی محبت اور اُس کی رضا مدّنظر رہتے ہوئے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اپنے خاندان، اپنے عزیزوں یا کسی ذاتی مفاد کی خاطر یہ اطاعت کرنے کے اظہار نہ ہوں۔ صرف وہاں اظہار نہ ہو جہاں اپنے مفادات کا تحفظ ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ اطاعت کرنے کے انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا مقام بلند فرماؤں گا۔ تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ پھر یہ کہ منہ سے دعوے نہ کرو کہ ہمیں حکم ملے تو ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے۔ زبانی دعوے نہ ہوں کہ ہم جماعت کی خاطر ہر قربانی دینے والے ہیں۔ وقت آئے گا تو یہ نہ ہو کہ بہانے اور تاویلیں پیش کرنے لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے اس لئے اپنے قول و فعل کو ایک کرو۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پھر اللہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو تمہاری باتوں اور بلند بانگ دعووں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وقت آئے تو ثابت کرو کہ کسی بھی قربانی سے تم پیچھے ہٹنے والے نہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، رسول کا کام اُن کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے اور نصیحت کرنا ہے۔ اگر لوگ اُس پر عمل نہیں کرتے تو رسول اُس کا جواب دہ نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم بات نہیں سنتے، نصیحت پر عمل نہیں کرتے تو اس کا بار تم پر پڑے گا، نہ کہ رسول پر۔

پھر آگے فرماتا ہے کہ اگر بات سنو گے اور عمل کرو گے تو ہدایت یافتہ کہلاؤ گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ اور انعام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم ایک لڑی میں پروئے جاؤ گے۔ ایمان میں مضبوطی پیدا ہو گی اور خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو گے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اُس دین پر قائم کرے گا جو اُس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کون سا دین پسند فرمایا ہے۔ دوسری جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دین (حق) ہے۔ گویا خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے حقیقی (مومن) ہوں گے کیونکہ (دین) کی روح اکائی میں ہے، وحدت میں ہے۔

پھر فرمایا جب تم ایک اکائی بن جاؤ گے تو تمہیں تمکنت اور مضبوطی عطا ہو گی۔ بحیثیت جماعت تمہاری طاقت مضبوطی اور اکائی ایک قوت کا اظہار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہو گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوف کے حالات بھی پیدا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ سے تمہارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور خوف کو امن میں بدل دے گا۔

پھر فرمایا کہ پس تم خلافت کے انعام کے شکرگزار رہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کے نظارے دیکھتے رہو۔ فرمایا کہ انعام انہیں ملے گا جو حقیقی عبادت گزار ہوں گے۔ نمازوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے، عبادتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ پس تم اس عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے، انعامات کے مستحق بننے کے لئے اپنی نمازوں کی طرف

توجہ دو، انہیں قائم کرو، وقت پر ادا کرو، باجماعت ادا کرو، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

پھر فرمایا عبادت کے معیار بلند کرنے کے ساتھ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ کروتا کہ (دعوت الی اللہ) بھی ہو سکے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو سکے۔

پھر آخر میں فرمایا کہ یہ باتیں اور مالی قربانیاں تبھی ثمر آور ہوں گی، تبھی تمہیں فائدہ دیں گی جب تم رسول کی کامل اطاعت کر رہے ہو گے اور اُس کے بعد نظامِ خلافت کی اطاعت کر رہے ہو گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے امیر کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب قول اللّٰہ تعالی اطیعوااللّٰہ واطیعواالرسول ...... حدیث 7137)

پس اس آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دیکھیں تو خلافت کی اطاعت اُسی طرح لازم ہے جس طرح رسول کی اطاعت۔ اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگر اطاعت کا یہ مادہ ہو تو بظاہر دنیاوی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق کامیابیاں عطا ہوں گی۔ اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالے سے بات ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے جس کو آیت استخلاف بھی کہتے ہیں۔

اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظام خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی (-) فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود (دین) کی خوبصورت تعلیم کی جو (دعوت) ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اس (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم جہاد نہیں کرتے۔ اس وقت زمانے کی ضرورت کے مطابق حقیقی جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ خلافت کا اُن لوگوں سے جو عملِ صالح کر رہے ہیں وعدہ ہے، اور عملِ صالح کا مطلب ہے کہ ایسا عمل جو موقع اور محل کے لحاظ سے ہو اور موقع اور محل کے لحاظ سے اس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود کی بعثت ہوئی ہے، تلوار کے جہاد کو ختم کر دیا گیا ہے اور صرف قلمی جہاد ہی ہے جو آج کی وقت کی ضرورت ہے۔ میڈیا کے ذریعہ جہاد ہے جو (دین) کا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بار بار اطاعت پر زور دیا ہے اور پھر آخر میں جو آیت ہے، اس میں نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ رسول کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والے مسیح ومہدی کو قبول کر لینا تا کہ تم پر رحم ہو اور ایک لمبے عرصے کے تاریک زمانے کے بعد پھر خلافت کا نظام مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ سے شروع ہو جو خاتم الخلفاء بھی ہے۔ پس اس خاتم الخلفاء نے آ کر بتانا تھا کہ حقیقی اطاعت کیا ہے اور حقیقی جہاد کیا ہے اور اس کو کس طرح سرانجام دینا ہے۔

سنگاپور میں انڈونیشین غیر از جماعت کا ایک پڑھا لکھا طبقہ بھی آیا ہوا تھا۔ پروفیسرز تھے، ڈاکٹرز تھے، اخباروں کے نمائندے تھے۔ وہاں انہوں نے کہا کہ آپ کے خلاف یہ الزام ہے کہ آپ جہاد کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہم جہاد کے قائل ہیں، جہاد کے خلاف ہم نہیں۔ اس وقت جو جہاد کی ضرورت ہے اُس کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اس وقت کوئی حکومت یا کوئی تنظیم (دین) پر بحیثیت مذہب (-) کے، بحیثیت مذہب حملہ آور نہیں ہے۔ سیاسی لڑائیاں ہیں، (دین) کے نام پر کوئی حملہ نہیں کیا جا رہا۔ (دین) پر حملہ اگر کیا جا رہا ہے، وہ تلوار کے ذریعہ سے نہیں بلکہ پریس کے ذریعہ سے، میڈیا کے ذریعہ سے، (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ سے ہے۔ اور انہی ہتھیاروں کو استعمال کرنے کی آج ہمیں ضرورت ہے تا کہ جو ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں اُسی سے ہم جواب دیں اور یہی حضرت مسیح موعود نے ہمیں فرمایا ہے کہ اس وقت قلم سے تلوار کا کام لو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 231۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) پس آجکل کے جہاد کا یہی ہتھیار ہے جس کے ذریعہ سے (دین) نے اس زمانے میں ترقی کرنی ہے۔ انشاء اللہ۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا نتیجہ ہے جو جماعت ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ لاکھوں لوگ (دین) میں ہر سال شامل ہوتے ہیں۔ نیک فطرت (مومن) بھی حقیقت جان کر اس حقیقی (دین) میں شامل ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا اور جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جو آپ نے حقیقی عمل بھی کر کے دکھایا تھا اور وہی تعلیم قرآنِ کریم میں ہے اور دوسرے (-) تعداد زیادہ ہونے کے باوجود نہ (-) کے کام کر رہے ہیں، نہ ہی کوئی اور (-) کی خدمت کر رہے ہیں۔ ...... جہاد (دین) کا پیغام پہنچانا ہے، اُس کی خوبصورت تعلیم دنیا پر واضح کرنا ہے۔ لیکن (-) کا اکثریتی جو طبقہ ہے، خاموش ہے۔ کہتا تو ہے کہ جہاد ہونا چاہئے لیکن جہاد کرتا نہیں اور دوسرا طبقہ جہاد کے نام پر ظلم کر کے دنیا کے امن کو برباد کر رہا ہے اور یوں (دین) کو بھی بدنام کر رہا ہے۔ اور دنیا کی نظر میں یہ لوگ حقیر سے حقیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کیونکہ جو حرکتیں یہ کرتے ہیں اُس کے بعد نہ ان کو کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے، نہ کہیں ان کی کوئی پذیرائی ہوتی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا وقار دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اصل میں تو یہ جماعت احمدیہ کا وقار نہیں بلکہ (دین) کا پیغام ہے جو دنیا میں پہنچ رہا ہے اور (-) کی تعلیم دنیا میں روشن تر ہو کے ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت ہے تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ لٹریچر (دین) کے حق میں شائع ہو رہا ہے اور مخالفین کے جواب دیئے جا رہے ہیں تو آج یہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ایک بہت بڑا ذریعہ ہماری (دعوت الی اللہ) کا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہے جو چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں (-) اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا رہا ہے۔ اور دنیا اس سے متاثر بھی ہو رہی ہے۔ خود (-) کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حقیقی (دین) کی تعلیم کا پتہ چل رہا ہے اور اکثریت کے باوجود، یا باوجود اس کے کہ دوسرے (-) اکثریت میں ہیں، ان کے سر جھکے ہوئے ہیں کیونکہ کوئی بھی اعتراض جو (دین) پر ہو، اس کا جواب دینے کے قابل نہیں۔ لیکن اب جب سے ان لوگوں نے، ایسے لوگوں نے جن تک ایم ٹی اے کی رسائی ہے یا وہ پہنچے ہیں، انہوں نے یہ لکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم اپنے سر اونچے کر کے چلنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس کی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔ بعضوں نے سن کے احمدیت قبول کر لی اور بعض ایسے بھی ہیں جو احمدی تو نہیں ہوئے لیکن تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔

الجزائر سے ہمارے ایک دوست عبدالکریم صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ 2007ء میں ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جہاں تین نوجوان گفتگو کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے۔ ان کی باتوں نے ہلا کر رکھ دیا۔ ہانی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی غلط روایات کا رد کر رہے تھے جنہوں نے ایک عرصے سے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔ مسیح موعود کے بارے میں کئی سوال پیدا ہوئے۔ سارا وقت پروگرام دیکھا اور آہستہ آہستہ شکوک دور ہو کر یقین بڑھتا چلا گیا۔ پھر مصطفیٰ ثابت صاحب کی کتاب "السیرۃ المطھرۃ" میں آیت میثاق النبیین کی تشریح پڑھی تو گویا اُس نے ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کے یہ پروگرام ریکارڈ کرنے شروع کر دیئے اور ان کو بار بار سننا شروع کیا۔ گھر والوں کو بتایا تو انہوں نے بھی فوراً قبول کر لیا لیکن کامل یقین نہ کیا۔ وقت گزرتا گیا اور سوالات ذہن میں رہے اور فیصلہ کیا کہ ان کے حل ہونے پر بیعت کروں گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میری غلطی تھی کہ مَیں نے انتظار کیا۔ مجھے فوراً بیعت کرنی چاہئے تھی۔

پھر یمن سے ایک علی صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمت کرنے والوں کا مَیں جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ تمام کارکنان کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو بہتر اجر عطا فرمائے۔ ابھی تک جماعت احمدیہ کی جتنی بھی کتب کا مطالعہ کیا ہے، اُن میں مجھے اپنی گم شدہ چیزیں ملیں اور ان کتابوں سے حقیقی (دین) نظر آیا۔

اب دیکھیں اگر آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے منسلک کر لیں گے تو ہر احمدی کا علم بھی بڑھے گا۔ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کا علم بھی بڑھے گا۔ اس لئے میں بار بار کہا کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے پر جو ہم اتنا خرچ کرتے ہیں ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کر کے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے۔

پھر ایک عرب ملک کے احمد صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں پہلی مرتبہ آپ سے ہم کلام ہو رہا ہوں۔ پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کی تفاسیر احسن ترین تفاسیر ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مَیں آپ تک یہ خوشخبری بھی پہنچانا چاہتا ہوں کہ آپ کے اس چینل کو دنیا میں عربی بولنے والے ملینز کی تعداد میں دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اور اس بات میں ذرّہ بھی شک نہیں ہے کیونکہ میں نے بیشمار لوگوں سے اس بارے میں سنا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

پھر الجزائر سے ایک دوست کمال صاحب ہیں، کہتے ہیں مَیں اما زیعنی الجزائری نوجوان ہوں۔ بیس سال کی عمر تک تو میں اسلام کو جانتا تک نہیں تھا۔ پھر کچھ علماء کی سی ڈیز (CD,s) اور ایک اسلامی چینل کی وجہ سے کچھ اثر ہوا۔ مگر چند ماہ تک یہ اثر زائل ہو گیا کیونکہ مجھے محسوس ہوا کہ ان کی باتوں میں باہم تضاد بھی ہے، نیز وہ عقل سے بھی ٹکراتی تھیں۔ پھر میرا تعارف الحوار المباشر کے توسط سے جماعت احمدیہ سے ہوا۔ میں گاہے گاہے ایم ٹی اے دیکھتا تھا۔ ایک دن ایک سلفی مولوی کو دیکھا کہ وہ جماعت کے خلاف (بول) رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہ آئی کہ کیوں یہ مولوی گالیاں دیتے ہیں اور جماعت کے عقائد کے بارے میں بات نہیں کرتے۔ میں نے ایم ٹی اے کو مزید دیکھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ اب انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا اور اپنی کمیاں دور کیں اور شرائطِ بیعت پر پوری طرح کاربند ہونے کا عزم کیا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود روحانی پرندے پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ میری حالت تو اس شخص کی سی ہے جو سویا ہوا جاگے تو سورج کو اچانک اپنے سامنے چمکتا ہوا پائے۔ میری تو ایک ہی خواہش ہے کہ میں شرائط بیعت پر پوری طرح کاربند رہوں۔

یہ ہے نئے آنے والوں کا معیار۔

پھر ایک عرب دوست ہیں عبداللہ صاحب، لکھتے ہیں تقریباً دو سال قبل میں ٹی وی پر مختلف چینل گھما رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیۃ مل گیا۔ شروع میں تو کوئی توجہ نہیں دی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ "الحوار المباشر" اور "لقاء مع العرب" پروگرامز میں مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی بات کو سنا اور ایسی عظیم تفسیر قرآن سنی جو سیدھی دل میں جا بیٹھی تھی۔ قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح سن کر روز بروز بصیرت میں اضافہ ہونے لگا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ نئی پیدائش ہو رہی ہے۔ دعا اور نماز کا حقیقی ادراک نصیب ہوا۔ اور میرے دل نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں میں قرآن و حدیث کی روشنی میں (دعوت الی اللہ) شروع کر دی۔ مگر وہ بالمقابل قصے کہانیاں اور خرافات پیش کرتے۔ میں نے ایم ٹی اے

سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ حقیقت میں یہ سب علوم وہی خزائن ہیں جو مسیح موعود لٹانے آئے تھے۔ پس مبارک ہو اُسے جو سنے، سمجھے اور قبول کرے۔ میں گھر پر ہی نماز پڑھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں۔ یعنی کیونکہ احمدی ہو گئے ہیں، اب مولوی کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا نہیں چاہتے اس لئے کہ اس عمل میں منافقت ہے۔

پھر مراکش کے ایک دوست ہیں انس صاحب، کہتے ہیں جماعت سے میرا پہلا تعارف ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ 2010ء میں ہوا۔ مجھے احمدی طرزِ فکر بہت پسند ہے۔ خصوصاً وہ پروگرام جو ایم ٹی اے پر عیسائیت کے بارے میں آتے ہیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود سے محبت ہے۔ جو تصویر ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود کی دکھائی جاتی ہے وہ میرے لئے ایک surprise ہے کیونکہ اٹھارہ سال قبل میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے دائیں ہاتھ میں تلوار تھی اور بائیں ہاتھ میں نیزہ۔ وہ میری طرف بڑھ رہا تھا سو میں بھی اُس کی طرف بڑھا۔ اور تیزی سے بڑھتے ہوئے اُن کے داہنے ہاتھ سے تلوار لے لی۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے۔ جب مَیں جاگا تو اس خواب کا میرے دل پر بہت اثر تھا ......۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی تو یہ ہو بہو وہی شکل تھی جسے میں نے اٹھارہ سال قبل خواب میں دیکھا تھا۔

پھر عرب ہی نہیں، افریقہ کے ممالک میں بھی جس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے، بورکینا فاسو سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان نے بیعت کی ہے۔ جب اُن سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب (-) صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں نے ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنا جس میں حضور نے (یعنی میری بات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغربی پروپیگنڈے کا جواب دیا تھا اور حضور اِکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک کسی مولوی نے ہمیں نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتہ خطبہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خطبات نے میری کایا پلٹ دی ہے اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات ان خطبات سے مل گئے۔ یہ سب احمدیوں کے مخالف اس لئے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ایک سچی جماعت ہے اور سچوں کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے۔

پھر اردن کا بہت بڑا اخبار ہے ''الراعی'' اس نے اپنے 3 فروری 2013ء کے شمارے میں ایم ٹی اے کے پروگرام ''الحوار المباشر'' کے بارے میں لکھا کہ جماعت احمدیہ جو انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں قائم ہوئی، کا معاملہ چاہے کچھ بھی ہو اور مرزا غلام احمد کے دعویٰ کے بارے میں ہماری رائے کچھ بھی ہو، مگر یہ بات عیاں ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد اور عیسائی پادریوں کے درمیان تورات اور انجیل کے بارے میں ہونے والی گفتگو نے ثابت کر دیا ہے کہ کلیسا کا لاہوتی نظریہ نہایت بودہ، منطق اور علم سے عاری اور ازمنہ وسطیٰ کی پیداوار ہے۔ جیسا کہ سب پر واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے علمِ کلام کے دو پہلو ہیں، ایک پہلو وہ ہے جس میں وہ امام مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں اپنے عقائد کے حق میں دلائل پیش کرتے ہیں اور اس کے بارے میں ہم ان کے سامنے ٹھہر کر کئی طرح سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ (یہ بھی ان کی بات غلط ہے، بہر حال اپنے پڑھنے والوں کے لئے انہوں نے لکھ دیا، یہ یہاں بھی ٹھہر نہیں سکتے) دوسرے کہتے ہیں کہ جبکہ ان کے علم کلام کے دوسرے پہلو میں یہ لوگ کتابِ مقدس کی روشنی میں یہودی اور عیسائی عقائد پر بحث کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مناظروں کو عیسائی پادریوں کے بالمقابل واضح برتری حاصل ہے۔ پادریوں کے مقابلہ میں کیا معلومات کی وسعت میں اور کیا منطق اور دلیل کی قوت میں ہر لحاظ سے اُن کو واضح برتری حاصل ہے۔ احمدی چینل دیکھنے والا ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ اختلافی مسائل کے بارے میں بحث کے دوران احمدی مناظرین میں روحانی بردباری اور حسن اخلاق کی خوشبو نظر آتی ہے۔ اور دلیل اور منطق کی قوت اُن کے پاس ہے۔ شاید یہ چینل اس بات میں منفرد ہے کہ اس پر گفتگو کرنے والوں کے پاس پادری زکریا پطرس کے اعتراضات کے بے شمار جواب ہیں۔ خصوصاً اُن اعتراضات کے جوابات جو اس پادری نے قرآن کریم کی زبان کے بارے میں کئے ہیں۔

ہم جواب دیتے ہیں ہر اُس اعتراض کا جو قرآن کریم پر کیا جائے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا جائے کسی کے خلاف ہم نہیں بولتے لیکن جہاں (دین) پر حملہ ہو گا، ہم ضرور اُس کا جواب دیتے ہیں، پھر وہ مقابلے میں جواب دینا پڑتا ہے لیکن اصل (دعوت الی اللہ) یہی ہے کہ (دین) کی خوبصورتی دنیا پر واضح کی جائے۔

پھر لکھتے ہیں کہ ''الحوار المباشر'' پروگرام کے دوران دینی اختلافات اور بحث کا یہ تجربہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ باہم دینی اختلاف رکھنے والے لوگوں کو اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے اور عقلی اور شعوری بنیادوں کو سمجھنے کے لئے ''الحوار المباشر'' کی طرز پر گفتگو کریں۔ بات کو سمجھنا اور دوسرے فریق کے ساتھ افہام و تفہیم کا رویہ اپنانا ہی دوسری قوموں اور تہذیبوں سے تعارف کا دروازہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ (-) (الحجرات:14) آجکل عربوں کے بہت سے چینل ہیں لیکن ان میں سے اکثر کم علمی، تنگ نظری کا نمونہ ہیں۔ ان کے یہ چینل بے راہ روی پھیلاتے اور طرح طرح کے جاہلانہ اور اخلاق سوز پروگرام پیش کرتے ہیں۔

اس کے باوجود کہ یہ اخلاق سوز پروگرام پیش کر رہے ہیں، یہ (-) ہیں اور ہم جو قرآنِ کریم کی پُر حکمت تعلیم کو دنیا پر واضح کر رہے ہیں، ہم غیر مسلم۔

کہتے ہیں کہ لیکن ان کے برخلاف اور شاذ و نادر کے طور پر مفید گفتگو پیش کرنے والا ''الحوار المباشر'' کا پروگرام بھی ہے جو کہ احمدیوں کے چینل پر آتا ہے۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ اس طرح کے پروگرام بکثرت ہوں تا کہ یہ ایسی نورانی لہر بن جائیں جس کے سوا کوئی اور چیز ظلمات اور اندھیروں کو دور نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ سب جاننے والے جانتے ہیں۔

اب یہ اُن کا تبصرہ ہے۔ اب یہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے بیشک انکار کریں لیکن یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ (دین) کی حقیقی (دعوت) اور جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے اور (دین) کی خوبصورت تعلیم جماعت احمدیہ ہی پیش کر رہی ہے اور مخالف کے مقابل پر (دین) کے دفاع کے لئے جماعت احمدیہ ہی کھڑی ہے۔ یہ تو اپنوں کے اور (-) کہلانے والوں کے خیالات ہیں جن میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت اور حقیقی (دین) کو قبول کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دی۔ لیکن میں مختلف موقعوں پر، اپنے مختلف خطابات میں، تقریروں میں، مختلف فنکشنز میں بھی پیش کر چکا ہوں کہ غیر مسلم بھی یہ برملا اظہار کرتے ہیں اور یہ اظہار ''ریویو آف ریلیجنز'' میں بھی چھپتے رہے ہیں، بعض رپورٹوں میں بھی چھپتے رہے ہیں کہ یہ غیر، جو غیر...... ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں حقیقی (دین) کا آج پتہ چلا ہے، ورنہ ہم (دین) میں جہاد کے نظریے کو دہشت گردی اور قتل و غارت ہی سمجھتے تھے۔ یہاں بھی مجھے یہاں کے پریس کے بعض نمائندوں نے سوال کیا کہ یہ (دین) جو تم پیش کر رہے ہو، یہ تو مختلف ہے۔ میرا ان کو یہی جواب ہوتا ہے کہ یہی حقیقی (دین) ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ دو دن پہلے یہاں کے بڑے چینل اے بی سی (ABC) کے نمائندے آئے ہوئے تھے، انہوں نے بھی یہی کہا اور ساتھ یہ کہنے لگے کہ، لیکن ایک بات ہے کہ آسٹریلین لوگوں کو تمہارا یہ پیغام پہنچ نہیں سکا۔ پس یہ بات ہمارے لئے شرمندگی والی ہے کہ ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ یہ خوبصورت پیغام کیوں نہیں ہمیں پہنچایا جا رہا۔ اُس کو تو میں نے کہا، اب تم نے میرا انٹرویو لیا ہے تو اس کو پہنچاؤ اور تمہارے ذریعہ سے ایک طبقہ تک تو پہنچے گا لیکن بہر حال ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس پیغام کو پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے بھی ہیں۔ خلافت کے نظام کے ذریعہ دنیا میں (دعوت الی اللہ) پہنچنے کے وعدے بھی ہیں، لیکن ہر جگہ ہر ایک احمدی کا بھی فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچائے۔ کیونکہ وعدے مشروط ہیں۔ ایک حد تک تو پورے ہوں گے لیکن وہ لوگ جو اس میں اپنے آپ کو شامل نہیں کریں گے، اُس سے باہر کر رہے ہوں گے۔ دیر سے وہ وعدے پورے تو ہو جائیں گے لیکن جو نہ عمل کرنے والے ہیں، وہ محروم ہو جائیں گے۔

تعارفی لیف لیٹس آپ نے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے۔ ابھی ایک صاحب نے بیس ہزار تقسیم کئے اُن کو انعام بھی ملا۔ لیکن مَیں نے تو یہ کہا تھا کہ ایک سال میں کم از کم بڑے ممالک جو ہیں، پانچ فیصد اور چھوٹے ممالک دس فیصد آبادی تک (دین) کا یا امن کا پیغام پہنچائیں۔ بعض جماعتوں نے تو یہ کام کیا ہے کہ ملینز کی تعداد میں یہ پیغام پہنچا دیا ہے اور دنیا اُن کو جاننے لگ گئی ہے۔ بعض جماعتیں سینکڑوں میں ہیں لیکن اُنہوں نے لاکھوں میں یہ پیغام پہنچایا ہے۔ آپ ابھی تک ہزاروں میں پہنچے ہوئے ہیں یا لاکھ دو لاکھ تک بھی اگر پہنچ گئے تو یہ کوئی کمال نہیں ہے۔ اس کو بڑھانا چاہئے۔ تمام ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اس میں تیزی پیدا کرے کہ دس فیصد تک ہر سال پیغام پہنچائیں۔ اور اگر یہ آپ ٹارگٹ رکھیں گے تب بھی آپ کو اس ملک میں جماعت احمدیہ کا یا (دین) کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لئے دس سال کا عرصہ چاہئے۔ دنیا چاہتی ہے کہ اب اُس تک یہ محبت اور پیار کا پیغام پہنچے، (دین) کی حقیقی تصویر پہنچے۔ پس یاد رکھیں کہ بیشک (دعوت الی اللہ) کے اور ذرائع بھی کام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی دنیا میں سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی فرما رہا ہے جیسا کہ میں نے بعض واقعات بھی پیش کئے ہیں لیکن ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ ہر تحریک جو خلافت کی طرف سے ہوتی ہے، اُس کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ ضروری نہیں کہ جماعتی نظام پہلے توجہ دلائے، افراد بھی نظام کے پیچھے پڑ جائیں کہ ہمیں اس (دینی) مہم میں شامل کرنے کے لئے مواد مہیا کرو۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ نماز اور مالی قربانی کے ساتھ یہ وعدہ ہے۔ یعنی ہمارے کام میں برکت اُس وقت پڑے گی جب ہم اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کو بوجھ اور ٹیکس سمجھ کر نہیں ادا کریں گے بلکہ ایک لذت اور حظّ اس میں محسوس کر رہے ہوں گے اور اس کی ادائیگی ہماری سب سے بڑی ترجیح ہوگی نہ کہ دنیا کے اَور کام۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہم میں سے ہر ایک کو اُس مقام تک پہنچنے کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی ہوگی، جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود دیکھنا چاہتے ہیں۔

بعض نئے آنے والے جب اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح احمدیت قبول کرنے کے بعد اُن کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا اور کس طرح اُن کو نمازوں میں حظّ اور سرور حاصل ہونا شروع ہوا تو حیرت ہوتی ہے ان چیزوں کو دیکھ کے۔

ایک لبنانی نو احمدی نے لکھا کہ پہلے میں نماز پڑھتا تھا تو زیادہ سے زیادہ تین منٹ لگتے تھے، اور اب یہ حال ہے کہ حضرت مصلح موعود کی تفسیر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد گھنٹہ مجھے سورۃ فاتحہ پڑھنے میں گزر جاتا ہے۔ اب مجھے نماز کی بھی حقیقت سمجھ آئی ہے اور قرآن کی بھی حقیقت سمجھ آئی ہے۔

ایک عرب ملک کے دوست لکھتے ہیں کہ تقریباً دو سال قبل مَیں ٹی وی پر مختلف چینل گھما رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ مل گیا لیکن مَیں نے شروع میں تو کوئی توجہ نہ دی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ''الحوار المباشر'' اور ''لقاء مع العرب'' پروگرامز میں مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی بات کو سنا اور ایسی عظیم تفسیر قرآن سنی جو سیدھی دل میں جا بیٹھی اور روز بروز قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح سن کر بصیرت میں اضافہ ہونے لگا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ نئی پیدائش ہوئی ہے۔ (اور یہ پیدائش ہر احمدی کی ہونی چاہئے، کیونکہ حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد ہی یہی تھا) پھر کہتے ہیں کہ دعا اور نماز کا حقیقی ادراک نصیب ہوا اور میرے دل

نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں اور آپ کی بعثت کے دلائل واضح ہیں۔ آپ کی بعثت کے بارے میں بہت سی احادیث میں پہلے پڑھ چکا تھا۔ اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں میں اس ماموررّبانی کی (دعوت) قرآن وحدیث کی روشنی میں کرنی شروع کر دی۔ اور وہ بالمقابل قصوں، کہانیوں اور خرافات کو پیش کرتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حق پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تو یہ انقلاب ہے جو دنیا میں آ رہا ہے، اُن لوگوں میں جو اپنی بیعت کی حقیقت کو سمجھ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ جڑ کر خلافت کی اہمیت کو بھی پہچان رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کی تسکین قلب کے سامان بھی پیدا فرما رہا ہے۔ تسکین دل کے لئے روپیہ پیسہ نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش کرنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ملتا ہے اُس کی کامل فرمانبرداری سے، اُس کی کامل اطاعت سے۔

پس اگر جماعت سے جڑنے کا عہد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعام کا فیض پانا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہوں گے۔ جو دنیا کے کام ہیں ان کو ثانوی حیثیت دینی ہوگی اور عبادت کو مقدم کرنا ہوگا۔ پھر اجتماعی عبادت ہے تو اس کی مثال جمعہ کی نماز کی ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان میں آخری جمعہ پڑھ لیا اور فارغ ہو گئے۔ بلکہ باقاعدگی سے ہر جمعہ کوشش کرکے ہر ایک کو پڑھنا چاہئے اور پھر جو جمعہ کا خطبہ آتا ہے، میں نے کچھ واقعات بھی سنائے کہ کس طرح ایک شخص نے کہا کہ میرے ہر سوال کا جواب مل گیا اور میری تربیت ہوتی رہی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے، یہ بھی سنیں۔ کہیں دن ہے، کہیں رات ہے لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ دنیا کے اس براعظم میں گزشتہ خطبہ جو میں نے دیا وہ تمام دنیا نے دیکھا اور سنا۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کرکے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔

خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور یہ رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُس کے فضل سے ہوتی ہے۔ مختلف موضوعات ہیں، اُن پر خطبات دیئے جاتے ہیں۔ دنیا کے مسائل ہیں، اُن کے لئے دعاؤں کی تحریک ہے، یہ سب اجتماعی عبادت جو ہے، اس کا نظارہ آج جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادتوں کے ساتھ زکوۃ اور مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دو تو تمہیں ترقیات نصیب ہوں گی۔ جماعت کی مالی تحریکات دنیا میں محروموں اور غریبوں کی خدمت کے لئے کئی پراجیکٹ چلا رہی ہیں اور پھر (دعوت الی اللہ) کا ذکر ہو چکا ہے، تو اس کے لئے بھی مالی تحریکات سے ہی اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے میدان جہاد کے لئے (مربیان) تیار کئے جاتے ہیں۔ آج دنیا میں ہندوستان میں، پاکستان میں، کینیڈا میں، یوکے میں، جرمنی میں، گھانا میں ایسے جامعات ہیں جہاں (مربیان) سات سال کورس کرکے تیار ہوتے ہیں۔ پھر معلمین کے لئے علیحدہ ادارے ان مختلف ممالک میں ہیں۔ تو ان سب کی تعلیم کا جو نصاب ہے وہ بھی ایک ہے۔ یہ بھی ایک اکائی ہے، جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لوگ (میں انڈونیشیا کا ذکر کرنا بھول گیا، وہاں بھی جامعہ ہے۔) علم حاصل کر رہے ہیں، دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ایک اکائی کی طرف ایک ہی نصاب کو follow کر رہے ہیں۔ پس یہ اکائی بھی خلافت کے نظام کی وجہ سے ہے۔ پھر قرآن کریم کے تراجم ہیں۔ جو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں اور ہر ایک کو (دین) کی حقیقی تعلیم اور قرآن کریم کا حقیقی پیغام اُن کی اپنی زبان میں پہنچایا جا رہا ہے۔ پھر مختلف لٹریچر ہے۔ پھر ایم ٹی اے کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعہ سے تو تربیتی اور (دینی) کام بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ میں نے کچھ واقعات پیش کئے تھے۔ بعض واقعات اور بھی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔

کویت سے ایک منصور صاحب ہیں، لکھتے ہیں، انہوں نے مجھے ہی لکھا ہے کہ میں نے تین ماہ سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا جس نے مجھے اندھیروں اور توہمات سے نکال کر روشنی عطا فرمائی۔ نماز جو اس سے قبل ایک جسمانی exercise سے زیادہ کچھ نہ لگتی تھی، اب اس میں روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ .... کیونکہ جن لوگوں سے بھی میں بات کرتا ہوں وہ میری مخالفت کرتے اور کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور جس بات نے مجھے احمدیت کی صداقت کا قائل کیا ہے وہ مولویوں کا جماعت کے خلاف جھوٹ بولنا ہے، اور وہ بولا گیا جھوٹ ہے۔ جب میں نے تحقیق کی تو دیکھا کہ آپ لوگ حق و صداقت پر ہیں۔

پھر مراکش سے ایک صاحب ہیں، لکھتے ہیں کہ میری والدہ اَن پڑھ ہیں اور احمدیت کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتیں، تاہم ایک روز میں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا تو حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر بے اختیار کہنے لگیں کہ یہ تو انبیاء جیسی صورت ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ خیال کیسے آیا۔ کہنے لگیں کہ بس میرے دل کا یہ احساس ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی صداقت کے دلائل ظاہر کرتا جاتا ہے۔

پھر مصر سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں نے پانچ چھ سال قبل خواب میں ..... کو دیکھا۔ آپ نے مجھے زور سے بھینچا اور مجھے ایک خالی جگہ لے گئے۔ اس وقت بعض خاص حالات کی وجہ سے میں غصہ میں تھا۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس سامنے والی عمارت کی طرف دیکھو، اُسی وقت وہاں سے ایک شیطان کی سی شکل کا مسخ شدہ انسان نکلا۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان غصہ میں ہوتا ہے تو اس وقت یہ شیطان اُس پر غالب ہوتا ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غصہ نہ کیا کرو۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ پھر آپ نے مجھے گلے لگایا اور چلے گئے۔ میں خوشی سے کہنے لگا کہ ...... مجھے نصیحت فرما رہے تھے۔ پھر کہتے ہیں جب میں جاگا تو سوچنے لگا کہ یہ ..... کی شکل تو نہیں تھی، میں نے کسی کو خواب میں دیکھا ہے۔ مجھے اُس وقت کچھ سمجھ نہ آئی۔ کچھ مدت کے بعد میں ٹی وی پر چینل بدل رہا تھا تو میں نے اپنے سامنے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی۔ میں نے کہا خدایا یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کے باوجود میں نے بیعت نہ کی۔ یہ چار سال قبل کی بات ہے۔ اب چند دن پہلے کی بات ہے کہ میں نیند سے جاگا تو کسی کو زور سے یہ کہتے ہوئے سنا تم ہر چیز پر ایمان رکھتے ہو، مگر مرزا غلام احمد قادیانی، جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رسول بنا کر بھیجا ہے، اُن پر ایمان نہیں لاتے؟ کہتے ہیں مَیں اُٹھا اور میں نے اپنے بچوں کو کہا کہ تم لوگ آج سے احمدی ہو، میں اس بات کی تمہیں اور اپنی اہلیہ کو وصیت کرتا ہوں۔ اگر تمہیں موت آئے تو احمدی ہونے کی حالت میں آئے۔

پھر اردن سے ہمارے تمیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون حنان صاحبہ، کویتی ہیں اور وہ اردن میں ایم فل کر رہی ہیں۔ اُن کا جماعت سے تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا۔ بیعت کے بعد انہیں 'حقیقۃ الوحی' دی گئی۔ جو انہوں نے کویت واپس جاتے ہوئے جہاز میں پڑھنی شروع کر دی۔ بعد میں انہوں نے مجھے مسیج (message) بھیجا کہ میں اس کتاب کو پڑھتی جا رہی تھی اور روتی جا رہی تھی۔ جو چاہے سورج کی لطیف اور روشن کرنوں سے منہ موڑ لے اور جو چاہے اُس سے لطف اندوز ہو لے۔ شکریہ کہ آپ لوگوں نے مجھے سورج دکھایا۔

پھر الجزائر سے ایک صاحب ہیں اسامہ صاحب، کہتے ہیں کہ حال ہی میں مجھے بیعت کی توفیق ایم ٹی اے دیکھنے سے ملی۔ جہاں ''الحوار المباشر'' پروگرام میں وفات مسیح کی بات ہو رہی تھی۔ میں سوچنے لگا کہ واقعی حضرت مسیح عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں یا ابھی تک زندہ ہیں۔ بہرحال ایم ٹی اے کے پروگرام خصوصاً ''لقاء مع العرب'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زبانی بڑی واضح اور معقول تفسیر قرآن سنی۔ اس پروگرام میں مجھے حضرت امام مہدی کی تصویر بھی نظر آئی جسے دیکھ کر مجھے ایک پرانی خواب یاد آ گئی کہ میں سونے کی چارپائی پر لیٹا ہوں اور ایک داڑھی والے بزرگ میرے گرد چکر لگاتے ہیں۔ ایم ٹی اے پر حضور کی تصویر دیکھ کر معلوم ہوا کہ یہی وہ بزرگ تھے اور یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ان آیات میں بار بار اطاعت کا ذکر آتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کے بعد خلافت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اور یہاں فرمایا کہ معروف فیصلے پر عمل کرو۔ اور معروف فیصلہ یہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ یہ چند لوگوں کے واقعات جو میں نے سنائے ہیں، جنہوں نے بیعت کی اور اپنے ایمان اور اخلاص میں اتنا بڑھ رہے ہیں اور خلافت سے محبت اور وفا میں اتنا بڑھ گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کے اور یہ چون وچرا کا سوال نہیں کرتے بلکہ خلافت کی طرف سے جو بات کی جاتی ہے، اُس کو ہمیشہ یہ معروف فیصلہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ معروف فیصلہ وہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ اور ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ کبھی شریعت کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا...... پس خلافت سے وابستہ ہونا اور اس کی باتوں پر عمل کرنا ہر اُس شخص کا کام ہے جو اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہے۔ ہر اُس مومن کا فرض ہے جو اپنے آپ کو خلافت کے انعام کا حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ بعض واقعات میں نے سنائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی بھی فرمائی اور انہوں نے خلیفہ وقت کو بھی دیکھا۔ بہت سارے ایسے واقعات بھی آتے ہیں، میں نے بیان نہیں کئے، ایک آدھ میں نے سنایا بھی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ یہ ان لوگوں کو دکھانا چاہتا ہے کہ خلافت...... کا نظام ہی ہے جو اب جاری ہو چکا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی ہے کہ یہ جاری رہنا ہے۔

پس ہر احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ (دین) کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے، نہ کہ کسی مولوی یا کسی گروہ اور کسی حکومت کے ساتھ۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رہنما بنایا ہے جو حقیقی (دین) پیش کر رہی ہے، جو (-) کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی شرط کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی عبادتوں میں بھی ترقی کر رہی ہے اور روحانی اور مالی اور جانی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے بھی دکھا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے جو وعدہ فرمایا تھا، اُس کی شرطیں پوری کرنے والے تو پیدا ہوتے رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی، وہ تو پوری ہوگی، لیکن ہر احمدی کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ وہ اور اُس کی نسلیں کہیں اس شرط کو پورا نہ کرکے انعام سے محروم نہ ہو جائیں۔

پس بڑے فکر کا مقام ہے، جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترقی کو نہیں روک سکتی۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، دعاؤں کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ بنائیں، اس کی برکات سے فیضیاب ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ مشن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت اُسوہ کو دنیا پر ثابت کرنا۔ قرآن کریم کی روشن تعلیم دنیا کو بتانا۔ (-) کو بھی دین واحد پر جمع کرنا اور غیر...... کو بھی خدا تعالیٰ کے آگے جھکانا۔ پس اُٹھیں اور اپنے اس فریضہ کو پورا کرنے کے لئے صرف منہ سے نہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اس کوشش میں جت جائیں۔ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عملی مظاہرہ کرکے اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جنہوں نے قیامت تک اس وعدے کے پورا ہونے کا مصداق بنتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ شین ڈیک لندن تحریر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کی بیٹی مکرمہ عافیہ طلعت صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم متقی احمد صاحب واقف نو ابن مکرم فضل احمد صاحب لندن کے ساتھ مورخہ 15 مارچ 2014ء کو نماز عصر کے بعد بیت الفضل لندن میں 25 سو پاؤنڈ حق مہر پر فرمایا۔ دلہن مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف حافظ آباد حال مقیم لندن کی پوتی اور مکرم شیخ محمد یوسف صاحب چینی آف دارالیمن شرقی ربوہ کی نواسی ہیں جبکہ دلہا مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب آف فیصل آباد کے پوتے اور حضرت چوہدری نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کیلئے اس رشتہ کو نہایت مبارک فرمائے اور ثمرات حسنہ سے مالا مال فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم ایاز محمود وڑائچ صاحب کو مورخہ 15 جنوری 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام رانیہ محمود رکھا گیا ہے۔ جو مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین کی نسل سے اور مکرم مظفر محمود صاحب محمود موٹرز لاہور کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پوتی کو دین اور دنیا کی ہر نعمت سے نوازے خادمہ دین اور نیک نصیبوں والی بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سعید اللہ خان ملھی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم جری اللہ خان ملھی عمر 11 سال گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ صرف ایک گردہ 18% کام کر رہا ہے اور اس کی ورکنگ بھی متاثر ہو رہی ہے۔ گردے کا ٹرانسپلانٹ تجویز ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے ہر آن حافظ و ناصر ہو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت و تندرستی سے نوازتے ہوئے فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

میڈیکل کیمپ شیانڈا کینیا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر اسد احمد صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ ہومیو پیتھک کلینک نیروبی کینیا نے رپورٹ بھجوائی ہے کہ شیانڈا اہسپتال میں لوگ دور دراز علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں ہر ماہ علاج کی غرض سے آتے ہیں اور ہر ماہ مریضوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ شفایاب ہونے والے مریض خود ہی ہماری تشہیر کا باعث بن گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان علاقوں کے مقامی ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے ڈاکٹر اب اپنے ناقابل علاج مریضوں کو ہمارے احمدیہ کلینک میں آکر علاج کروانے کی تاکید کرتے ہیں۔ احمدیہ کلینک روز بروز ترقی کی جانب رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں بہت برکت دے اور انہیں انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے۔ اور یہ سب واقفین سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر رہیں۔ آمین

میڈیکل کیمپ سیٹا یوگنڈا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مبشر ندیم صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ ہسپتال امبالے یوگنڈا نے رپورٹ بھجوائی ہے کہ 10 تا 12 جنوری 2014ء جلسہ سالانہ یوگنڈا کے موقع پر سیٹا (Seeta) کے مقام پر تین دن کیلئے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 705 مریضوں کا فری علاج کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں بہت برکت دے اور آسمان سے شفاء نازل کر کے ان کے مریضان کو کامل و عاجل صحت دے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ آصفہ شریف صاحبہ زوجہ محترم پروفیسر محمد شریف صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا شوکت خانم ہسپتال لاہور میں چھاتی کا ایک میجر آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی وفات

محترمہ ثمینہ بھنوں صاحبہ آف برکینا فاسو حال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

ہماری والدہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ 9 ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 27/اپریل 2014ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ 27/اپریل کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ 24 جولائی 1929ء کو حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب اور حضرت سیدہ سارہ درد صاحبہ (جو کہ لجنہ کی ابتدائی 14 ممبرات میں شامل تھیں) کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی محترم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب ٹی آئی کالج ربوہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ نے عرصہ 20 سال جامعہ نصرت ربوہ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ کالج میں ہر دلعزیز تھیں اپنے شاگردوں کے ساتھ قریبی تعلق تھا جو ساری عمر قائم رہا۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی ایک سرگرم کارکن تھیں۔ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ مقامی میں حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ اہم خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کے ساتھ مختلف شعبہ جات میں خدمت کا موقع ملا۔ نائب صدر لجنہ پاکستان رہیں اور متعدد بار قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی سعادت پائی۔ تقریر کے فن سے خاص شغف تھا۔ جماعتی اجتماعوں اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر کئی مرتبہ تقاریر کیں۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے ساتھ پاکستان بھر کی جماعتوں کے دورے کرنے اور اپنے خطاب کے ذریعے لجنہ میں بیداری اور ولولہ پیدا کرنے کا کام کرتی رہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت اچھے لحن سے نوازا تھا۔ بہت دلنشیں اور مترنم آواز میں تلاوت کرتی تھیں۔ بعض اہم اور تاریخی مواقع پر آپ کو تلاوت کرنے اور نظم پڑھنے کی توفیق ملی۔ آپ کی تحریر مختصر مگر جامع ہوتی تھی۔ آپ نے بچوں کے لئے دو کتب سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور سیرت حضرت عائشہؓ تحریر کیں۔ آپ کے متعدد مضامین جماعتی رسائل اور الفضل کی زینت بنے۔ شعری ذوق بہت اعلیٰ تھا۔ آپ نے 26 سالہ بیوگی کا عرصہ بہت ہمت اور صبر سے گزارا۔ آپ اعلیٰ اوصاف کی مالک تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت رکھتی تھیں۔ چار خلفاء کا زمانہ پایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اور خواتین مبارکہ کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ خوش مزاج، زندہ دل، ہمدرد اور غرباء کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔

آپ ایک واقف زندگی باپ کی بیٹی، واقف زندگی کی بیوی اور واقفین زندگی کی ماں تھیں۔ آپ کے دونوں بیٹے میدان عمل میں ہیں اور جنازہ میں شامل نہ ہو سکے۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسار اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل محمود بھنوں صاحب واقف زندگی برکینا فاسو، محترم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب واقف زندگی فضل عمر ہسپتال ربوہ حال بورکینا فاسو، محترم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو اور تین پوتے چار پوتیاں اور ایک نواسی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری والدہ کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر فاتح الدین احمد صاحب واقف ڈاکٹر آف گجرات سابق انچارج احمدیہ کلینک DASSA بینن کی بیٹی عزیزہ لبینہ فاتح واقفۂ نو مورخہ 16-اپریل 2014ء کو بینن میں بعمر 4 سال بوجہ Cerebral Malaria وفات پا گئی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مع فیملی عزیزہ کا جنازہ لے کر مورخہ 23/اپریل 2014ء کو پاکستان پہنچے۔ 24/اپریل کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دھیر کے کلاں حال گجرات شہر کی پوتی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈھپئی ضلع سیالکوٹ کی نواسی تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کے دکھی دلوں پر اپنے فضل سے تسکین نازل فرمائے اور نعم البدل عطا کرے نیز ہر ابتلا سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ انسپکٹران روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی،

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور بہاولنگر،

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع فیصل آباد، اور

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں۔

احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

9 مئی 2014ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:00 am	جاپانی سروس
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس 29 اپریل 1997ء
9:10 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ھدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:30 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:55 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

10 مئی 2014ء

12:25 am	ریٹیل ٹاک
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
3:20 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
8:15 am	راہ ھدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 3 جون 2012ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:45 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ھدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

11 مئی 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ھدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
9:05 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	طلباء کی حضور انور سے ملاقات
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب
4:05 pm	انڈونیشین سروس
5:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مئی 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
7:05 pm	Shotter Shandhane
8:10 pm	طلباء کی حضور انور سے ملاقات
9:20 pm	رفقائے احمد
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	طلباء کی حضور انور سے ملاقات

ربوہ میں طلوع وغروب 3 مئی

طلوع فجر	3:51
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:52

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

3 مئی 2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
3:20 am	راہ ھدیٰ
6:20 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
8:20 am	راہ ھدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
2:00 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ھدیٰ Live
11:30 pm	الحوار المباشر Live

عطیہ خون - خدمت خلق بھی عبادت بھی

پرنٹ لان کی بے شمار ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر دستیاب ہیں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

گل احمد، Nishat، ڈیزائنرز اور چکن نیز برانڈ لان دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

FR-10

BETA PIPES
042-5880151-5757238

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسکوائر سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک A/47 قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com